مناظرہ ۹۶ء

سلسلۂ الٰہیات قیمیل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ امرتسر

نمبر ۳۶

حقیقۃ المسیح

از

سرسید علیہ الرحمۃ

و

اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی صاحب مرحوم

سنہ ۱۹۱۰ء

مطبوعہ نول کشور سٹیم پریس لاہور

تعداد اشاعت ۲۰۰۰ قیمت فی جلد ۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقۃ السحر

از سر سید احمد خان علیہ الرحمہ

"جادو برحق ہے اور کرنیوالا کافر ہے"

اس مثل کے دوسرے جملہ سے تو ہمکو بحث نہیں ہاں پہلے جملہ سے بحث ہے۔ کیا سچ مچ یہہ بات برحق ہے کہ جادو برحق ہے؟ آؤ اس کی تحقیق کریں اور دیکھیں کہ ٹھیٹ اسلام کی روسے کیا بات ہے۔

لوگ کہتے ہیں جناب سرور انبیا پیغمبر خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جادو کر دیا تھا۔ خدا تو فرماتا ہے کہ کافر آنحضرت صلعم کو کہتے تھے کہ اس پر تو جادو کر دیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے سورہ اسرٰی میں فرمایا ہے کہ کافر آپس میں کہتے ہیں کہ تم محمدؐ کی پیروی کرتے ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے کہ ایک آدمی

کی جس پر جادو کر دیا گیا ہے پیروی کرتے ہو"

اذیقول الظالمون ان یتبعون الا رجلاً مسحوراً۔ آیت ۵۰۔

ہاں فرعون بھی موسیٰ کو کہتا تھا کہ تم پر جادو کر دیا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اسی سورہ میں فرمایا ہے کہ جب حضرت موسیٰ خدا تعالیٰ کی قدرت کی نو نشانیوں سمیت فرعون کے پاس آئے تو فرعون نے کہا فقال لہ فرعون انی لاظنک یاموسیٰ مسحوراً۔ آیت ۱۰۳۔ کہ اجی موسیٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ تم پر جادو کر دیا ہے

ایک اور جگہ بھی خدا نے فرمایا ہے کہ کافر آنحضرت صلعم کو کہا کرتے تھے کہ ان پر تو جادو کر دیا ہے۔ چنانچہ سورہ فرقان میں فرمایا ہے کہ۔

وقال الظالمون ان یتبعون الا رجلا مسحوراً۔ آیت ۹۔ کافروں نے کہا کہ تم محمدؐ کی پیروی کرتے ہو تو اس سے زیادہ نہیں کہ ایک ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

پس قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافر ہو جو یہ کہے کہ پیغمبر پر جادو کر دیا تھا۔ مگر اس زمانہ کا باوا آدم ہی نرالا ہے اب بڑے بڑے عالم یہ کہتے ہیں کہ جو یہ نہ کہے اور اس پر یقین نہ کرے کہ آنحضرت صلعم پر جادو کر دیا تھا تو وہ کافر ہے۔ زمانہ اُلٹ گیا ہے۔ سچ بات ہے۔ والدھر بالناس قلب۔

اگر ہم یہ کہیں کہ نعوذ باللہ منہا اگر جناب پیغمبر خدا صلعم کی ذات مبارک پر باوصف اس قدر تقدس و طہارت و نوری ہونے کے جادو ہو جاتا تھا تو ہم اس بات پر کیونکر یقین کریں کہ کونسی بات اُنھوں نے جادو ہونے کی حالت میں فرمائی ہے اور کونسی جادو اُتری ہوئی حالت میں فرمائی ہے تو ہمارے زمانہ کے عالم فرماتے ہیں کہ یہ

دوسرا کفر بکا۔ مگر کچھ ہی ہو ہم تو یقین نہیں کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تھا۔ +

اہل سنت وجماعت کا تو (جن کا ہم بھی دم بھرتے ہیں) یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے اور جادو کے زور سے آدمی ہوا میں اڑ سکتا ہے اور جادو کے زور سے آدمی گدھے کی صورت اور گدھا آدمی کی صورت بن جاتا ہے۔ پچھلی دونوں باتوں میں سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور پچھلی کے سچ ہونے میں شبہ پڑتا ہے کیونکہ اگر یہ سچ نہ ہوتا تو کوئی بھی جادو کو نہ مانتا۔ بہرحال جب وہ ہماری یہ باتیں سُنتے ہیں تو ہم کو دور دور کرتے ہیں۔ بعضے مہذب ونیک آدمی یوں فرماتے ہیں کہ قد اعتزل عنا جسکی تاویل ہم یوں کرتے ہیں ای عن صراط المعوج +

وہ سنی مسلمان جن کو لوگ معتزلی کہتے ہیں وہ تو جادو کے منکر ہیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہونے سے تو نہایت سخت انکار کرتے ہیں جب ان سے کہتے ہیں کہ میاں بہت سی حدیثیں اور روایتیں سحر کے برحق ہونے میں آئی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جو دلیلیں سحر کے غلط ہونے میں ہیں وہ تو یقینی ہیں اور روایت احاد ظنی ہے اور اس لایق نہیں ہے کہ یقینی کا معارضہ کر سکے +

خیر یہ تو ایک تمہید تھی۔ ہم تو اس بات کی تفتیش میں ہیں کہ ٹھیٹ مذہب اسلام میں جادو کی کچھ اصل ہے یا نہیں +

سحر کے معنی جس کو ہم اپنی زبان میں جادو کہتے ہیں عربی لغت کی کتابوں میں یہ لکھے ہیں کہ جو واقعہ کسی لطیف ودقیق امر سے ہوا ہو اور اُس کے ہونے کا سبب پوشیدہ ہو وہ سحر ہے +

ان لغوی معنوں پر خیال کر کے بعض عالموں نے سحر کی آٹھ قسمیں بیان کی ہیں:

اوّل بذریعہ تسخیر کواکب۔ اس قسم جادوگروں میں سے بعضے تو یہ سمجھتے تھے کہ افلاک و کواکب فی نفسہ واجب الوجود ہیں اور اس دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے یہی کرتے ہیں۔ اور بعضے کہتے تھے کہ وہ فی نفسہ تو واجب الوجود نہیں ہیں مگر مبدء اول سے جو تغیرات عالم میں ہوتے ہیں یہ کواکب و افلاک اُن کا واسطہ ہیں اور فاعل تام کو منفعل تام سے ملا دیتے ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ جب فاعل تام منفعل تام سے مل جاویگا. تو بالضرور فعل تام ظاہر ہوگا۔ اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ افلاک و کواکب اگرچہ مخلوق ہیں مگر اون میں جان اور عقل و سمجھ ہے اور اُن کو اس عالم میں نیک و بد کرنیکا بالکل اختیار ہے۔ پس ان تینوں عقیدوں کے جادوگر بذریعہ اعمال و پڑھنت کے کواکب کی تسخیر میں مشغول رہتے تھے تاکہ کواکب کو جو مدبر عالم ہیں اپنا تابع کرلیں اور جس کسی کو قتل کرنا چاہیں تو کہدیں کہ اُقتل یا مریخ اور مریخ فی الفور اُس کو مارڈالے۔ اور اسی طرح جسکا بھلا کرنا چاہیں بھلا کردیں۔ اور جس پر سے آفت و سختی ٹالنی چاہیں ٹال دیں اور جس پر ڈالنی چاہیں ڈال دیں۔ اور جس کو جس مرض میں چاہیں مبتلا کردیں۔ پھر وہ کسی طبیب کے علاج سے اچھا نہ ہوسکے اور اُسی میں رینگ رینگ کر مر جاوے۔

مگر اس مقام پر اتنی بات سمجھنی چاہیے کہ نجوم و جادو میں جو بذریعہ تسخیر کواکب ہوتا ہے فرق ہے منجم تو صرف یہ بتلاتا ہے کہ فلاں شخص کے طالع میں فلاں کوکب تھا اور اب جو کواکب و راس و ذنب فلاں فلاں مقام پر آئے ہیں تو اب اُس پر فلاں آفت آویگی یا یہ راحت پہنچیگی یا اُس وقت پر فلاں کام کرنا حسب مقصود ہوگا یا سفر اچھا ہوگا پس نجومی گویا آیندہ کی باتوں کی بلحاظ تاثیرات کواکب خبر دیتا ہے مگر کوئی امر نسبت

تسخیر کواکب نہیں کرتا اور نہیں بتلاتا اس لئے وہ صرف منجم ہے اور جادوگر نہیں مگر جب کہ وہ اُس آفت کے دفع ہونے کو کوئی عمل کرے یا پاٹ کرے یا پڑھنت پڑھے تو وہ بھی بذریعہ تسخیر کواکب کے منجم کے سوا ایک جادوگر بھی ہے جیسا کہ ہندو پنڈتوں جودشیوں کا اکثر دستور ہے +

دوسری قسم جادو کی وہ باتیں قرار دی ہیں جو خیال اور وہم اور نفس انسانی کے ذریعہ سے ظہور میں آتی ہیں یعنی اس قسم کا جادوگر اپنے نفس انسانی میں اور قوت واہمہ و خیال میں بذریعہ مشق اور ورزش اور مجاہدات کے ایسی طاقت بہم پہنچا لیتا ہے کہ دوسرے شخص پر طرح طرح کے اثر ڈال سکتا ہے اور اُس دوسرے شخص کے واہمہ کو ایسا مغلوب کر دیتا ہے کہ جو چیز درحقیقت موجود نہیں ہے وہ اُس کو فی الواقع موجود معلوم ہوتی ہے اور یہ بات ہر شخص کو اور ہر قوم و مذہب کے آدمی کو بقدر قوت و طاقت اُس کے نفس انسانی کے حاصل ہو سکتی ہے اس قسم کے سحر سے ساحر صحیح و تندرست آدمیوں کو بیمار اور بیماروں کو صحیح و تندرست کر سکتا ہے بھلے چنگوں پر خواب مقناطیسی مستولی کر سکتا ہے +

تیسری قسم جادو کی وہ باتیں قرار دی ہیں جن کا ہونا باستعانت ارواح خیال کیا گیا ہے اس قسم کے ساحر یقین کرتے ہیں کہ علاوہ مخلوقات موجودہ محسوسہ کے زمین پر ارواحیں بھی ہیں اور وہ جواہر قائمہ بالذات ہیں نہ تو وہ متحیز ہیں اور نہ کسی متحیز میں حلول کی ہوئی ہیں اور وہ اپنے افعال پر قادر ہیں اور عالم و مدرک الجزئیات ہیں اور انسان میں حلول کر کہ نفس انسانی یا نفس حیوانی میں مل سکتی ہیں +

اسی قسم کی ارواحوں میں وہ لوگ جن و پری کو بھی شامل کرتے ہیں اور اُن میں سے

جو نیک یعنی بے شر ہیں اُن کو مسلمان اور جو شریر ہیں اُن کو کافر ٹھہراتے ہیں
مگر معتزلی جنّ کے وجود کے بھی قائل نہیں ہیں +

اسی قسم کی ارواحوں میں وہ بعض انسانوں کی ناپاک ارواحوں کو بھی شامل کرتے ہیں اور بھوت پلیت کو بھی انھی میں سمجھتے ہیں۔ وہ یہ بھی یقین کرتے ہیں کہ یہہ ارواحیں اشکال مختلفہ میں بھی بلا حلول کسی دوسرے جسم کے ظاہر ہو سکتی ہیں اور لوگوں کو خوبصورت یا ہیبت ناک شکلوں میں دکھائی دیتی ہیں پس اُس قسم کے ساحر بذریعہ اعمال اور پڑھنت اور خوشبو جلانے کے اُن کی تسخیر کرتے ہیں۔ +

یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ مسلمان عامل بھی اسی قسم میں داخل ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ وہ بعوض سفلی ارواحوں کے علوی ارواحوں کو مسخر کرتے ہیں اور اسی سبب سے اُن کے منتروں اور پڑھنتوں میں بڑے بڑے فرشتوں جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل کے نام ہوتے ہیں اور اپنے تئیں علوی عامل اور دوسروں کو سفلی عامل قرار دیتے ہیں لیکن اگر سچ پوچھو تو نہ کالی بھلی نہ سفید +

چوتھی قسم سحر کی وہ قرار دی ہے جو خیال یا نظر یا حس کی غلطی سے ایک امر دوسری حالت پر جو اُس کی اصلی حالت سے عجیب تر ہے دکھائی دیتا ہے جیسے کہ بھان متی گولیوں کے اوڑانے یا ایک بڑہ سے دوسرے بڑہ میں نکالنے یا ایک گولی میں سے دوسری گولی بنانے میں کرتی ہے یا بنیٹی شعلہ کو چکر کر دکھاتا ہے یا تھیئیٹر کے کمرہ میں پردوں کے لگانے سے دریا و سمندر و جہازو پہاڑ و کوسوں کا جنگل دکھائی دیتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس +

پانچویں قسم سحر کی وہ امور قرار دیئے ہیں جو بذریعہ صنائع و اعمال ہندسیہ و

جر ثقیل کے ظاہر ہوتے ہیں جیسے کہ ایک آدمی ہزاروں من بوجھ کھینچ لیتا ہے یا گھڑی اپنے آپ چلتی ہے وقت پر بجتی ہے اُس میں سے چڑیا نکلتی ہے جے بجے ہوں دُسے دفعہ نہایت خوش آوازی سے بولتی ہے پر پھیلاتی ہے اور پھر جھپٹ اپنے گھونسلے میں جا بیٹھتی ہے انگریزی کھلونوں میں طرح طرح کے عجائبات ہوتے ہیں چڑیاں اُڑتی ہیں چہچہاتی ہیں۔ ایک ٹہنی سے دوسری ٹہنی پر جا بیٹھتی ہیں۔ پانی بہتا ہے چڑیاں اُس میں پانی پیتی ہیں۔ باجے والے باجا بجاتے ہیں۔ آنکھیں اور گردن ہلاتے ہیں۔ ناچنے والے تال وسم پر ناچتے ہیں۔ لڑنے والے لڑتے ہیں۔ دونوں طرف سے سوار نکلتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مارتا ہے۔ بگل والا بگل بجاتا ہے اور طرح طرح کے کرتب دکھاتا ہے جس سے بڑے بڑے شخصوں کی عقل حیران ہو جاتی ہے اور ہمارے زمانہ کے جناب مولوی صاحب وقبلہ تو خوب غور کرنے و کان لگا کر سننے کے بعد یہ فرماتے ہیں کہ واللہ فیہ مدود لیکن بعض عالموں کی یہ بھی رائے ہے کہ ایسی بات کو سحر میں داخل کرنا نہیں چاہئے کیونکہ اُس کے اسباب معلوم ہیں مگر میں دست بستہ اُن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جناب جن کو آپ اب تک سحر سمجھ رہے ہیں اُن میں سے بھی بہت سوں کے اسباب معلوم ہو گئے ہیں ۔

چھٹی قسم سحر کی وہ امور قرار دیتے ہیں جو بذریعہ خواص ادویہ کے ظہور میں آتے ہیں مگر اگلے زمانہ میں یہ باتیں بہت کم معلوم تھیں جب سے کہ علم کیمیا یعنی کمسٹری کو ترقی ہوئی اُس وقت سے تو بہت ہی عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ سچ ہے اگر جناب مولوی صاحب دو ہواؤں میں سے پانی بہتا ہوا دیکھیں جس سے وضو بھی کر سکیں روزہ بھی کھول سکیں اور ضرورت ہو تو نہا بھی سکیں تو وہ بیچارے اُس کو

جادو نہ کہیں تو اور کیا کہیں۔ +

ساتویں قسم سحر کی وہ باتیں ہیں جن کا ظہور میں لانا بذریعہ تاثیر اسماء کے بیان کیا جاتا ہے اور اس قسم کے ساحر خیال کرتے ہیں کہ بہت سے الفاظ اور اسماء کے لئے موکل ہیں اور اُن اسماء کو طریقہ مخصوصہ و تعداد معینہ اور پرہیز مقررہ سے پڑھنے اور اُن کی زکات دینے سے وہ مُوکل اُس کے تابع ہو جاتے ہیں اور وہ ایسے زبردست ہیں کہ بھوت پیت۔ دیو جن۔ پری اور آسمان و زمین اور جو کچھ کہ اُن میں ہے سب اُس کے تابع ہیں۔ پس جب وہ مُوکل اس ساحر کے جس کو عامل بھی کہتے ہیں تابع ہو گئے تو وہ سب چیزوں پر قادر ہو گیا۔ جنّوں کو شیشہ میں بند وہ کر لیتا ہے۔ بیماروں کو اچھا وہ کر دیتا ہے۔ درندہ جانوروں کو وہ فرمانبردار بنا لیتا ہے۔ کنوئیں میں سے پینے کو پانی اُبال لیتا ہے۔ پھر کوئی "بدّو یا بدّھو" کا عمل جانتا ہے اور کوئی "یا ہو" کا جس کو اسم اعظم معلوم ہو گیا پھر اُس کا تو کچھ پوچھنا ہی نہیں +

جو لوگ قرآن مجید کی آیتوں کو بطور عمل کے پڑھتے ہیں اور کسی میں وسعت رزق کی اور کسی میں کشود کار کی اور کسی میں شفاء امراض کی تاثیر سمجھتے ہیں وہ بھی قریب قریب انہی کے ہیں۔ قرآن مجید کی کسی آیت یا سورۃ میں اس قسم کی تاثیر نہیں ہے نہ قرآن مجید کوئی عملیات کی کتاب ہے نہ ان کاموں کے لئے نازل ہوا ہے۔ وہ تو سیدھا سادھا خدا کا کلام ہے اور اس لئے نازل ہوا ہے کہ لوگ اُس سے نصیحت پکڑیں اور جو احکام اُس میں ہیں اُس پر عمل کریں +

آٹھویں قسم سحر کی لگائی بجھائی ہے کہ اِدھر کی بات اُدھر جا کہی اور اُدھر کی اِدھر۔ دو ایک باتیں اپنی طرف سے ملا دیں دوست کو دشمن کر دیا اور دشمن کو دوست۔

آپس میں دوستوں کے رنج ڈلوا دیا جورو خصم کو چھوڑوا دیا۔ بھائی بھائیوں میں۔ باپ بیٹوں میں رنج کروا دیا۔ بلا شبہ اس زمانہ کے لوگوں میں یہ ایک نہایت چلتا ہوا عمل ہے جس کے ہم بھی قائل ہیں +

یہ تمام اقسام بلحاظ لغوی معنی سحر کے اقسام سحر میں داخل کئے گئے ہیں۔ ورنہ قسم چہارم و پنجم و ششم و ہشتم میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جس پر اطلاق سحر کا بمعنی عرفی ہو سکے۔ قسم دوم پر سحر کا اطلاق بمعنی لغوی یا مجازاً بمعنی عرفی ہو سکتا ہے کیونکہ اُس زمانہ میں اس قسم کی باتوں پر بھی سحر کا اطلاق ہوتا تھا ورنہ درحقیقت وہ بھی سحر نہیں ہے بلکہ ایک فعل منجملہ افعال قوائے انسانی کے ہے جیسے کہ قسم ششم بذریعہ خواص ادویہ کے ہے قرآن مجید میں صرف اسی قسم کے افعال پر اطلاق سحر بطور عرف عام ہوا ہے +

البتہ قسم اول و سوم و ہفتم اگر سچ ہو تو سحر بمعنی عرفی ہے کیونکہ عرف عام میں جادو اُسی کو کہتے ہیں جس سے بلا تعلق کسی مادّہ کے صرف بذریعہ تسخیر کواکب یا ارواح و اسماء کے اور بغیر کسی وسیلہ قدرتی کے بطریق خرق عادت بلکہ برخلاف نیچر یعنے برخلاف قانون قدرت کے کوئی امر ظہور پذیر ہو اور فی الواقع ایسا ہی ہو جاوے جیسا کہ ظہور میں آوے۔ مثلاً ہم قلم کو کہیں کہ گھوڑا ہو جا۔ وہ سچ مچ کا گھوڑا ہو جاوے اگر آدمی اُڑنا چاہے تو درحقیقت وہ ہوا میں اُڑتا پھرے اور اگر کسی کو گدھا بنانا چاہے تو درحقیقت وہ گدھا بن جاوے گو قانون قدرت کیسا ہی اُس کے برخلاف ہو پس ہم جو سحر کے برحق ہونے سے انکار کرتے ہیں اور اُس کو بے اصل بتلاتے ہیں تو انہی تین قسم کے سحروں کو بے اصل و جھوٹ بتلاتے ہیں اور عرف عام میں انہی

تینوں قسموں پر حقیقتاً اطلاق سحر کا ہوتا ہے اور قسم ثانی پر صرف مجازاً اور باقی قسموں کو عرف عام میں کوئی شخص سحر نہیں کہتا۔ پس اس آرٹکل میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ اُن اقسام ثلثہ سحر کی اصلیت اور واقعیت کا ثبوت قرآن مجید میں نہیں ہے بلکہ اُن پر یقین رکھنا ٹھیٹ مذہب اسلام کے برخلاف ہے اور چونکہ یہی تین قسمیں اگر سچ ہوتیں تو حقیقتاً سحر ہوتیں مگر چونکہ وہ بے اصل ہیں اس لئے ہم سحر کے منکر ہیں +

قرآن مجید میں بہت جگہ لفظ سحر و ساحر و مسحور آیا ہے اور اکثر جگہ کفار کی زبان سے وہ لفظ نقل کیا گیا ہے کہ کفار انبیاء علیہم السلام کے کاموں کو جادو اور اُن کو جادوگر اور اُن کی پند و نصیحت کی باتوں کو ایسے شخص کی باتیں جس پر جادو کر دیا گیا ہو اور وہ لغو اور بے سر و پا باتیں بکا کرے کہا کرتے تھے۔ پس اس طرح پر کفار کا قول نقل کرنے سے سحر کا حق ہونا لازم نہیں آتا۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ کیمیا گر یہ کہتے ہیں یا یہ کرتے ہیں تو اس کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کیمیا یعنی سونا چاندی بنانے کے درحقیقت سچ و برحق ہے بلکہ اس سے صرف اتنا مطلب ثابت ہوتا ہے کہ ایسے اشخاص کا وجود ہے جو اپنے تئیں کیمیا گر کہتے ہیں اور وہ ایک کام کرتے ہیں جس کو کیمیا بنانا کہتے ہیں اور یہ کچھ ضرور نہیں کہ فی الواقع وہ کام بھی ایسا ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ زمانہ نزول قرآن مجید میں ایسے لوگ موجود تھے جو ساحر کہلاتے تھے اور وہ ایسے افعال بھی کرتے تھے جن کو وہ سحر سمجھتے تھے۔ پس قرآن مجید میں سحر و ساحر کا ذکر ہونے سے ایسے اشخاص اور اُن کے افعال کا وجود ثابت ہوتا ہے نہ سحر کے برحق ہونیکا۔ ہاں بعض مقام ایسے ہیں جہاں بعض واقعات کا سحر سے وقوع میں آنا مذکور ہوا ہے۔ اسی کے بیان پر ہم کو متوجہ ہونا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ وہ واقعات کس قسم کے ہیں اگر وہ ایسے ہیں جن کا ظہور بذریعہ تاثیر قوت نفس انسانی ہوا ہے

تو درحقیقت وہ سحر نہیں ہے بلکہ لبطور عرف عام یا غلط عام جیسا کہ کفار سمجھتے تھے اس پر اطلاق لفظ سحر کا ہوا ہے اور اگر وہ اور قسم کے واقعات ہیں جو اقسام سہ گانہ سحر سے علاقہ رکھتے ہیں جن سے ہم منکر ہیں تو ہم کو اُس کی توجیہہ بیان کرنی یا تاویل کرنی ضرور ہوگی۔ مگر ہمارے نزدیک قرآن مجید میں تاویل جائز نہیں ہے بقول شخصے۔

ع۔ آب و رنگ خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

اس لئے ہم نہایت استحکام سے کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں کوئی واقعہ ایسا مذکور نہیں ہے جو اقسام سہ گانہ سحر مذکورہ بالا سے علاقہ رکھتا ہو +

بڑے سے بڑا قصہ سحر کا جو قرآن مجید میں مذکور ہے وہ قصہ موسیٰ اور فرعون کے ساحروں کا ہے مگر اُس میں کچھ بھی اشارہ اُن اقسام ثلثہ سحر کی نسبت نہیں ہے جن کے برحق ہونے کو ہم ناحق سمجھتے ہیں۔ اُس قصہ میں جو کچھ بیان ہے وہ نفس انسانی کی قوت کا ظہور ہے اور اس وجہ سے کہ اُس زمانہ کے کافر اس کو بھی سحر سمجھتے تھے قرآن مجید میں اُس پر لفظ سحر کا اطلاق ہوا ہے ورنہ درحقیقت وہ امور جو فرعون کے ساحروں نے کئے اور جو امر کہ حضرت موسیٰ نے کیا وہ ظہور قوت نفس انسانی کا تھا مگر چونکہ انبیاء علیہم السلام میں از روئے خلقت کے وہ قوت اقوائے ہوتی ہے اس لئے حضرت موسیٰ اسحرۂ فرعون پر غالب آئے گو فرعون نے یہی کہا کہ "انہ لکبیرکم الذی علمکم السحر" یعنی موسیٰ تمہارا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھلایا ہے +

نفس انسانی میں ایک ایسی قوت برقی او رمقناطیسی موجود ہے جو خود اُس پر اور اُس کے خیال پر اور دوسروں پر اور دوسروں کے خیال پر اثر کرتی ہے اُس کے اثر متعدد طرح پر ہوتے ہیں اُن میں سے یہ بھی ہے کہ شئے غیر موجود حقیقتاً موجود معلوم ہوتی ہے

خواب میں آدمی تمام چیزوں کو جو اُس نے خواب میں دیکھی ہیں حقیقتاً موجود سمجھتا ہے حالانکہ
کوئی چیز بھی موجود نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ وہ کبھی اپنے تئیں ہوا میں اُڑتا ہوا جاتا ہے اور
کبھی جہاز میں اور کبھی ریل میں اور کبھی گھوڑے پر اور کبھی پیدل کوسوں کا سفر کرتا ہوا دیکھتا
ہے اور حقیقت میں وہ پلنگ پر چادر اوڑھے پڑا ہوتا ہے زیادہ تعجب یہ ہے کہ خواب میں اُس کو
دن ہوتا ہے رات ہوتی ہے سو برس کا زمانہ خواب میں گذر جاتا ہے مگر اُس کو سوئے
ہوئے گھڑی دو گھڑی سے زیادہ نہیں ہوتا۔ جاگتے میں بھی کبھی اُس کا ایسا حال ہو جاتا
ہے کہ شے غیر موجود کو علانیہ موجود دیکھتا ہے۔ بزرگ و مقدس لوگ نہایت شوق و استغراق
سے جب عید کا چاند تلاش کرتے ہیں تو کبھی اُن کی آنکھوں کے سامنے چاند کی چمک
پھر جاتی ہے اور بعضی دفعہ آنکھوں کے سامنے تھوڑی دیر کے لئے ہلال کی صورت
جم جاتی ہے حالانکہ درحقیقت وہ موجود نہیں ہوتی اور یہ دونوں باتیں اس امر کی دلیل
ہیں کہ خود اپنے آپ پر اُس قوت کا اثر پڑتا ہے بعض مجنون آدمی اُن لوگوں کو جن کا
اُن کے دل میں خیال پک گیا ہے اپنے سامنے کھڑا بیٹھا اور باتیں کرتا دیکھتے ہیں اور مثل
شخص موجود کے اُس سے سوال و جواب کرتے ہیں اور اُس کے سوالات اور اُس کی
باتیں اُن کو سنائی دیتی ہیں حالانکہ کوئی شے موجود نہیں ہوتی اور یہ اثر اُسی قوت نفس
انسانی کا ہے جو بسبب وقوع امورات غیر طبعی کے ایک طرف مائل ہو گئی ہے +

دوسروں پر نفس انسانی کا اثر پڑتا تو ایسا بدیہی ہے کہ جب چاہو اُس کا تجربہ ہو سکتا
ہے۔ یہ قوت مشق اور مجاہدہ سے قوی بلکہ اقویٰ ہو جاتی ہے اور بعضوں میں فطرتی
قوی ہوتی ہے اور تمام اُن کے خیالات اُن کو مرئی ہوتے ہیں یہاں تک کہ جس
مرے ہوئے شخص کا وہ خیال کرتے ہیں اُس کی صورت خیالی شب کو وہ مُردے کی

روح سے تعبیر کرتے ہیں اسی زرق برق کے لباس سے جو وہ مردہ پہنتا تھا اُن کے سامنے مرئی ہوتی ہے اس قوت نفسانی کا اثر دوسرے شخص پر چھونے سے دم ڈالنے سے پھونک دینے سے نگاہ سے گھورنے سے توجہ ڈالنے سے منتقل ہوتا ہے اور علمی اصطلاح میں اثر ڈالنے والے کو عامل اور جس پر اثر ڈالا گیا ہو اُس کو معمول کہتے ہیں اس قوت کا ایسا قوی اثر ہے کہ معمول کی تمام طاقت اور تمام ارادہ اور خیال بالکل عامل کے تابع ہوجاتا ہے۔ عامل جس غیر موجود چیز کو کہتا ہے کہ ہے معمول اپنے خیال میں اُسکو واقعی موجود سمجھتا ہے اور اُس پر وہی حالت طاری ہوجاتی ہے جو درصورت واقعی موجود ہونے اُس شے کے ہوتی اور جس موجود شے کو عامل کہتا ہے کہ نہیں ہے معمول اُس کو یقیناً جانتا ہے کہ نہیں ہے یہاں تک کہ اگر عامل معمول کی کسی قوت کو کہتا ہے کہ نہیں ہے تو معمول ایسا ہی ہوجاتا ہے کہ گویا درحقیقت وہ قوت اُس میں نہیں ہے۔ جن مُردہ شخصوں کا موجود ہونا عامل بیان کرتا ہے معمول اُن شخصوں کو اُسی طرح حاضر و موجود دیکھتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اُن کی ارواحوں کی پیکر ہیں پس جو قصہ موسیٰ و سحرہ فرعون کا قرآن میں مذکور ہے وہ اسی قوت انسانی کا ظہور ہے نہ وقوع کسی امر خلاف قانون قدرت کا چنانچہ الفاظ قرآن مجید سے بھی اسی امر کا اشارہ پایا جاتا ہے

سورۂ طٰہٰ میں خدا نے بیان کیا ہے۔ کہ جب حضرت موسیٰ آگ کے پاس پہنچے تو اُن کو پکارا گیا اور ایک خدا کی عبادت کا حکم ملا اور وحی سے القا ہوا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ موسیٰ نے کہا کہ میری لاٹھی ہے جس کو ٹیک لیتا ہوں اور اُس سے بھیڑوں کو ہنکاتا ہوں اور اَور کام میں بھی آتی ہے پھر وحی سے القا ہوا کہ اے موسیٰ اُس کو

قال القہا یاموسی فالقاھا فاذاھی پھینک دے (یہاں قرینہ کلام مقتضی

حیۃ تسعیٰ قال خذھا ولا تخف	ہے کہ پھینک دینے کا نتیجہ یہی القا ہوا
سنعیدھا سیرتہا الاولیٰ۔	مگر جو کہ نتیجہ آگے مذکور ہوا اس لئے بلحاظ
سورۂ طٰہٰ آیت ۲۰-۲۲	بلاغت کلام اس جگہ بیان نہیں کیا)

پھر موسیٰ نے اُس کو پھینک دیا تو وہ یکبیک چلتا ہوا سانپ تھا پھر وحی سے القا ہوا کہ اُس کو پکڑ لے اور مت ڈر ہم پھر پہلے ہی سا کر دینگے +

سورۂ نمل میں خدا نے بیان کیا ہے کہ جب موسیٰ آگ کے پاس پہنچے تو اُن کو پکارا گیا کہ جو کچھ آگ میں اور آگ کے گرد ہے اس کو ہم نے برکت دی ہے پاک اللہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ اے موسیٰ بے شک میں خدا ہوں سب پر غالب حکمت والا +

اِس کے بعد وحی سے موسٰے کو القا ہوا کہ اپنی لاٹھی پھینک دے (یہاں قرینہ کلام مقتضی ہے کہ موسیٰؑ نے لاٹھی پھینک دی اور وہ سانپ دکھائی دی) پھر اُنہوں نے

والق عصاک فلما راٰھا تھتز	اُس کو دیکھا کہ سانپ کی طرح ہلتی ہے تو
کانھا جان ولی مدبرا ولم یعقب	پیٹھ پھیر کر پیچھے ہٹے اور پھر پلٹ کر
یا موسیٰ لا تخف انی لا یخاف لدی	رخ نہ کیا القا ہوا کہ اے موسٰے مت ڈر
المرسلون۔ سورہ نمل آیت ۱۰۔	میرے پاس پیغمبر نہیں ڈرا کرتے +

پس اِن دونوں آیتوں کے لفظوں پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لاٹھی حضرت موسیٰ کو سانپ دکھائی دی تھی اور درحقیقت وہ لاٹھی ہی تھی اور کلمہ سنعیدھا سیرتہا الاولیٰ اور کلمہ کانھا جان سے اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

علاوہ اس کے جو آیتیں آیندہ مذکور ہونگی اُن میں بہت صفائی سے بیان ہوا ہے

کہ وہ لاٹھی سانپ معلوم ہوتی تھی +

یہ کیفیت جو یہاں حضرت موسے پر طاری ہوئی یہ اُسی قوت نفس انسانی کا ظہور تھا جس کا اثر خود اُن پر ہوا تھا اور اُس کے بعد جو واقعات ہوئے وہ وہ ہیں جن میں قوت نفس انسانی کا اثر دوسروں پر ہوا تھا +

جب حضرت موسٰی کو معلوم ہوگیا کہ اُن کی قوت نفس انسانی سے لاٹھی سانپ دکھلائی دیتی ہے تو وہ اُس کو بطور خدا کی قدرت کے ایک نشانی لیکر فرعون کے پاس آئے

فالقی عصاہ فاذا ھو ثعبان مبین۔

سورہ اعراف آیت ۱۰۴ و سورہ شعرا آیت ۳۱

فرعون نے کہا کہ اگر تم کوئی نشانی لائے ہو تو لاؤ اگر سچے ہو تو موسٰی نے اپنی لکڑی ڈال دی تو یکایک وہ لکڑی صاف اژدھا تھی +

مفسرین نے اور نیز صاحب تفسیر کبیر نے ان آیتوں کی تفسیر میں وہی قصے اور نکات دور از کار لکھے ہیں جیسی کہ عادت مفسرین کی ہے اور روایات بے سند و اقوال بے سروپا بھر دئے ہیں مگر ایک جملہ صاحب تفسیر کبیر نے لکھا ہے وہ غور کے قابل ہے آیت سورہ شعرا کی تفسیر میں امام صاحب نے لکھا ہے کہ "خدا کا جو یہ قول ہے کہ حضرت موسٰی نے فرعون سے کہا کہ اگر میں تجھکو علانیہ کوئی بات دکھاؤں جب بھی تو مجھے قید کریگا تو یہ کہنا اس بات پر دلیل ہے کہ لاٹھی کے ڈالنے سے پہلے خدا تعالٰی نے حضرت موسٰی کو تبلا دیا تھا

اعلم ان قولہ او لو جئتک بشیء مبین یدل علی ان اللہ تعالی قبل ان القی العصا عرفہ بانہ یصیرھا ثعبانا ولولا ذلک لما قال ماقال فلما القی عصاہ ظہر ما وعدہ اللہ بہ فصار ثعبانا مبینا والمراد انہ تبین للناظرین انہ ثعبان بحرکاتہ

کہ وہ اژدہا ہو جاویگی کیونکہ اگر یہ نہ ہوتا تو جو بات حضرت موسیٰ نے کہی وہ نہ کہتے ✤

وبسایر العلامات۔ تفسیر کبیر۔ مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۵۲ ✤

پھر جب حضرت موسیٰ نے لاٹھی پھینکی تو وہ چیز ظاہر ہوئی جس کا وعدہ اللہ نے کیا تھا پھر وہ لاٹھی علانیہ اژدہا ہو گئی اور علانیہ اژدہا ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ لاٹھی دیکھنے والوں کو ہلنے سے اور اَور تمام نشانوں سے اژدہا معلوم ہوئی " لفظ تبین للناس یعنی دیکھنے والوں کو اژدہا معلوم ہوئی قابل غور ہے جو صاف اُسی قوت نفس انسانی کی تاثیر پر دلالت کرتا ہے۔ بھلا یہ لفظ تو ایک مفسر کے ہیں جن کی نسبت جو چاہے انکار کرے۔ مگر اگلی آیتوں میں خدا نے ایسے ہی لفظ فرمائے ہیں جن سے وہی بات ثابت ہوتی ہے جو ہم کہتے ہیں ✤

اس بیان تک دو باتیں معلوم ہو گئیں ایک یہ کہ حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس بھیجنے سے پہلے خدا نے اُن کو بتلا دیا تھا کہ اگر تو لاٹھی پھینک کر کہیگا کہ سانپ ہے تو وہ سانپ یا اژدہا دکھائی دیگی۔ دوسرے یہ کہ جب حضرت موسیٰ فرعون کے پاس آئے اور خدا کا پیغام پہنچایا تو فرعون نے اُس کی تصدیق کے لئے کوئی نشانی چاہی۔ ہمارا قول ہے کہ معجزہ دلیل صحت نبوت نہیں ہے مگر بلا شبہ وہ حجت الزامی مسکت للخصم ہے نہ مفید یقین پس حضرت موسیٰ نے بطور حجت الزامی کے یہی نشانی اُس کو دکھائی کہ لاٹھی ڈالی اور اژدہا کر دکھایا۔ اس پر فرعون نے اپنے ملک کے بڑے بڑے عالموں اور ساحروں اور امیروں کو جمع کیا اور وہ سمجھ گئے کہ کس وجہ سے موسیٰ کی لکڑی سانپ یا اژدہا ہو کر دکھلائی دی اور اُنھوں نے کہا کہ ہم بھی ایسا کر توت کر سکتے ہیں چنانچہ اس مباحثہ کے لئے ایک دن مقرر ہوا اور

سب لوگ جمع ہوئے ✤

اس اکھاڑہ میں جو کچھ ہوا اس کا ذکر کئی جگہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ سورہ یونس

فلما جاء السحرۃ قال لهم موسیٰ القوا ما انتم ملقون فلما القوا قال موسیٰ ما جئتم به السحر ان الله سیبطله ان الله لا یصلح عمل المفسدین

سورہ یونس آیت ۸۰ و ۸۱ ✤

میں مذکور ہے کہ جب فرعون کے ساحر آ گئے تو حضرت موسٰے نے اُن سے کہا کہ ڈالو تم کیا ڈالتے ہو جب اُنہوں نے ڈال دیا تو موسٰے نے کہا جو کچھ تم نے کیا یہ جادو ہے اللہ تعالےٰ ابھی اس کو جھوٹا کردے گا بے شک اللہ تعالےٰ مفسدوں کے کام کو نہیں سنوارتا ✤

اور سورہ شعرا میں فرمایا ہے کہ موسیٰ نے فرعون کے ساحروں سے کہا کہ ڈالو تم کیا ڈالتے ہو پھر اُنہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈال دیں (جو سانپ واژدہے ہو گئیں) اور پکار اُٹھے کہ فرعون کی جے ہم ہی موسیٰ پر غالب ہیں۔

قال لهم موسیٰ القوا ما انتم ملقون فالقوا حبالهم وعصیهم وقالوا بعزۃ انا لنحن الغالبون فالقیٰ موسیٰ عصاہ فاذا هی تلقف ما یافکون

سورہ شعرا۔ آیت ۴۳-۴۴-

(موسیٰ نے تو صرف ایک لاٹھی ڈال کر سانپ یا اژدہا بنایا تھا اور فرعون کے ساحروں نے متعدد لاٹھیاں اور رسیاں ڈال کر اُن کو سانپ اور اژدہا بنا دیا۔ اسی لئے اُنہوں نے فرعون کی جے پکارسی کہ ہم موسٰے پر غالب ہوئے) پھر جب موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ یکایک اُن سب کو نگلنے لگی جن کو فرعون کے ساحروں نے دھوکا بنایا تھا ✤

ایک لامذہب اس مقام پر کہہ سکتا ہے کہ اگر حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی پہلے ڈالکر

سانپ بنایا ہوتا تو کیا عجب ہے کہ سحرہ فرعون اپنی لاٹھیوں اور رسیوں کو اس طرح پر ڈالتے کہ حضرت موسیٰ کے سانپ کو نگل جاتیں مگر یاد رہے کہ ہم ایسے اعمال کو حجت الزامی قرار دیتے ہیں نہ برہان لمی تو لامذہب کے اس قول سے ہماری تحقیق پر یا سچائی پر کوئی جرح واقع نہیں ہوتی +

اور سورہ اعراف میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ سحرہ فرعون نے کہا کہ

قالوا یا موسی اما ان تلقی واما ان نکون نحن الملقین قال القوا فلما القوا سحروا اعین الناس واسترھبوھم وجاؤ بسحر عظیم واوحینا الی موسی ان الق عصاک فاذا ھی تلقف ما یافکون۔

سورہ اعراف۔آیت ۱۱۰-۱۱۴+

اے موسیٰ یا تم ڈالو یا ہم ڈالیں موسیٰ نے کہا کہ ڈالو پھر جب اُنہوں نے ڈالا تو جادو کر دیا لوگوں کی آنکھوں پر اور ڈرا دیا اُن کو اور بڑا جادو کیا اور القا کیا ہم نے موسےٰ کو ڈال دے اپنی لاٹھی پھر یکایک وہ نگلنے لگی جو دھوکا اُنہوں نے بنایا تھا سحروا اعین الناس کا لفظ جو اس آیت میں ہے اُس کا ٹھیک ترجمہ ہماری زبان میں دھوٹ بندی کرنا ہے

اور سورۂ طٰہٰ میں خدا تعالےٰ نے یوں فرمایا کہ سحرہ فرعون نے کہا کہ اے موسےٰ یا تو تم ڈالو نہیں تو ہم پہلے ڈالتے ہیں موسیٰ نے کہا کہ ہاں تم ڈالو پھر یکایک

قالوا یا موسی اما ان تلقی واما ان نکون اول من القی قال بل القوا فاذا حبالھم وعصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی فاوجس فی نفسہ

اُن کی رسیوں اور اُن کی لاٹھیوں کی طرف موسیٰ نے خیال کیا کہ اُن کے جادو کے سبب سے چلتی ہیں پھر موسیٰ کو جی میں ڈر سا ہوا تو ہم نے القا کیا کہ مت ڈر

خیفۃ موسی قلنا لاتخف انک انت	تو ہی اُن پر غالب ہے اور ڈال جے
الاعلی والق ما فی یمینک تلقف	جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے تاکہ نگل
ما صنعوا انما صنعوا کید ساحر	جاوے جو کچھ کہ اُنہوں نے بنایا ہے
ولا یفلح الساحر حیث اتی ۔	.... وہ جادوگروں
سورہ طٰہٰ۔ آیت ۷۰-۶۸ ؛	کا مکر ہے اور جادوگر کو فلاح نہیں ہے

جہاں جاوے ؛

سورہ اعراف کی آیت میں جس پر باقی آیتیں بھی محمول ہیں ایک جملہ آیا ہے کہ سحروا اعین الناس یعنے دُھٹ بندی کردی پس یہ جملہ صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ درحقیقت وہ لاٹھیاں لاانہ یغسر بعضہا بعضا ؛ یا رسیاں سانپ واژدہے نہیں ہوگئی تھیں بلکہ بسبب تاثیر قوت نفس انسانی کے جو ساحروں نے کسب سے حاصل کی تھی وہ رسیاں و لاٹھیاں لوگوں کو سانپ واژدہا معلوم ہوتی تھیں حضرت موسیٰ نے جو کچھ کیا وہ بھی مقتضائے قوت نفس انسانی تھا مگر وہ قوت حضرت موسیٰ میں فطرتی اور اقوائے تھی ؛

اس مقام پر ہم چند باتوں میں بحث کرینگے اوّل امر ما نحن فیہ سے یعنی اس سے کہ حقیقتاً جادو کوئی چیز نہیں ہے ۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ

ثم قال تعالی فلما القوا سحروا اعین	نے فرمایا کہ جب سحرہ فرعون نے اپنی
الناس واحتج به القایلون بان	رسیاں و لاٹھیاں ڈال دیں تو اُنہوں
السحر محض التمویه قال القاضی لو کان	نے لوگوں پر دُھٹ بندی کردی اس
السحر حقا لکانوا قد سحروا قلوبهم	لفظ دُھٹ بندی پر کہنے والوں نے

لا اعینهم فثبت ان المراد انهم تخیلوا احوالا عجیبۃ مع ان الامر فی الحقیقۃ ما کان علی وفق ما خیلوہ ۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۶۸۲

سورۂ اعراف +

دلیل پکڑی ہے کہ سحر صرف دھوکہ ہے قاضی کا قول ہے اگر جادو برحق ہوتا تو وہ لوگوں کے دلوں پر جادو کرتے نہ ڈھٹ بندی کرتے ۔ پس ثابت ہوا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اُنہوں نے لوگوں کے خیال میں عجیب باتیں ڈالی تھیں ۔ بااینہمہ حقیقت میں وہ باتیں ایسی نہ تھیں جیسی کہ لوگوں کے خیال میں پڑی تھیں" یعنی وہ لاٹھیاں اور رسّیاں درحقیقت سانپ اور اژدہے نہیں بنی تھیں بلکہ صرف لوگوں کے خیال میں ایسی معلوم ہوتی تھیں اور یہ بات اُسی تاثیر قوت نفس انسانی کے سبب سے تھی حقیقتاً کوئی جادو نہ تھا +

دوسری بحث یہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ کو بھی وہ لاٹھیاں اور رسّیاں سانپ دکھائی دیں اور اُن کو خوف ہوا تو اُن پر بھی سحرہ فرعون کے کرتب کا خواہ وہ جادو ہو یا ڈھٹ بندی یا تاثیر قوت نفس سحرہ فرعون اثر ہوا جس سے حضرت موسیٰ کی نبوت پر بٹہ لگتا ہے مگر ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ حضرت موسیٰ کو وہ رسیاں ولاٹھیاں سانپ دکھلائی دیں تھیں اور اس سبب سے وہ ڈر گئے تھے کہ اگلے علماء نے بھی اس بات سے انکار کیا ہے ۔ مگر جو تفسیر کی ہے وہ ٹھیک نہیں اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے ترجمہ میں بھی علانیہ چوک کی ہے ۔ مولوی رفیع الدین صاحب نے اُس کی کچھ درستی کی ہے مگر بخوبی نہیں ہوئی ۔ اور شاہ عبد القادر صاحب کا ترجمہ بھی ٹھیک نہیں ہے ہم پہلے اگلے علمائے کے اقوال نقل کرتے ہیں ۔ پھر اپنی سمجھ بیان کرینگے +

تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ ابن عباس سے روایت کی گئی ہے کہ موسیٰ کے خیال

وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما انه خیل الی موسی علیه السلام ان حبالهم وعصیهم حیات مثل عصاء موسی فاوحی اللہ عز وجل الیه ان الق عصاك قال المحققون ان هذا غیر جائز لانه علیه السلام لما کان نبیا من عند اللہ تعالی کان علی ثقة ویقین من ان القوم لم یغالبوه وهو عالم بان ما اتوا به علی وجه المعارضة فهو من باب السحر والباطل ومع هذا الجزم فانه یمتنع حصول الخوف فان قیل الیس انه تعالیٰ قال فاوجس فی نفسه خیفة موسیٰ قلنا لیس فی الاٰیة ان هذه الخیفة انما حصلت لاجل هذا السبب بل لعله علیه السلام خاف من وقوع التاخیر فی ظهور حجة موسیٰ علیه السلام علی سحرهم تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۹۲ سورۂ اعراف۔

تک پہنچا کہ اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں سانپ ہیں موسیٰ کی لاٹھی کی مانند پھر وحی بھیجی اللہ نے کہ ڈال دے اپنی لاٹھی۔ اِس پر محققوں کا قول ہے کہ ایسا ہونا ناجائز ہے اس لئے کہ ہرگاہ حضرت موسےٰ خدا کی طرف سے پیغمبر تھے تو وہ پکے تھے اور اُن کو یقین تھا کہ فرعون والے اُن پر غالب نہ ہونگے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ لوگ جو کچھ مقابلہ میں لاوینگے وہ جادو اور جھوٹ ہوگا اور اس یقین کے ساتھ اُن کو خوف ہونا ناممکن ہے اگر کہا جاوے کہ کیا خدا نے نہیں کہا کہ موسےٰ کے جی میں ڈر ہوا تو ہم کہینگے کہ اُس آیت میں یہہ نہیں ہے کہ وہ ڈر اُن کو اس سبب سے ہوا تھا بلکہ شاید حضرت موسیٰ کو ساحروں کے سحر سے اُن کی دلیل کے پیچھے پڑ جانے سے خوف ہوا ہو ٭

تفسیر کبیر میں دوسرے مقام پر اس سے بھی زیادہ صاف لکھا ہے کہ ابن وہب
سے جو روایت کی گئی ہے کہ سحرہ فرعون نے لوگوں کی آنکھوں پر اور موسیٰ کی آنکھ پر

فاما ماروی عن وہب انہم سحروا
اعین الناس وعین موسی علیہ السلام
حتی تخیل ذلک مستدلا بقولہ تعالیٰ
فلما القوا سحروا اعین الناس وبقولہ
تعالیٰ یخیل الیہ من سحرھم انہا
تسعیٰ فہذا غیر جایز لان ذلک الوقت
وقت اظہار المعجزۃ والادلۃ وازالۃ
الشبھۃ فلو صار بحیث لا یمیز
الموجود عن الخیال الفاسد لم یتمکن
من اظہار المعجزۃ فحینئذ یفسد
المقصود فاذن المراد شاھد ان
موسی لولا علمہ بانہ لا حقیقۃ
لذلک الشیء لظن فیہا انہا تسعیٰ۔

تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۴۵۴ +

جادو کر دیا تھا اور خدا کے اس قول کو
دلیل پکڑا ہے کہ جب انہوں نے اپنی رسیاں
اور لاٹھیاں ڈالیں تو جادو کر دیا لوگوں
کی آنکھوں پر اور خدا کے اس قول پر
دلیل کی ہے کہ خیال گیا موسیٰ کا اُنکی
طرف اُن کے جادو سے کہ وہ چلتی
ہیں سو یہ بات ناجائز ہے اس لئے کہ
یہ وقت تھا وقت معجزہ دکھلانے کا اور
دلیل قایم کرنے کا اور شبہ دور کرنیکا
پھر اگر موسیٰ ایسے ہو گئے تھے کہ موجود
چیز میں اور خیال فاسد میں تمیز نہیں
کر سکتے تھے تو معجزہ دکھلانے پر بھی
قادر نہ ہوتے اور ایسے وقت میں مقصد
خراب ہو جاتا پس اب یہاں مراد یہ ہے

کہ حضرت موسیٰ نے ایک ایسی چیز دیکھی کہ اگر نہ جانتے ہوتے کہ اس چیز کی کچھ حقیقت
نہیں ہے تو اُس کو خیال کرتے کہ وہ چلتی ہیں" پس یہ قول ہیں اگلے عالموں کے
اور گو تفسیر کیسی ہی ہو مگر اُن کے نزدیک یہ بات محقق ہے کہ سحرہ فرعون کے سحر کا

اثر حضرت موسیٰ پر نہیں ہوا اور نہ اُنہوں نے اُن کی رسیوں اور لاٹھیوں کو چلتا جانا اور نہ اس سبب سے اُن کو کچھ ڈر ہوا +

ہمارا بھی یہی قول اور یہی مذہب ہے مگر سمجھ میں اور بیان میں کسی قدر فرق ہے خود جملہ سحروا اعین الناس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ اِس سے مستثنیٰ تھے اِس لئے کہ اس مقام پر حضرت موسیٰ ایک شخص بہ مقابل سحرہ فرعون کے تھے اور اس لئے ہر بات میں جو اُن سے متعلق ہو قابل ذکر خاص کے تھی۔ مگر جب اُن کا ذکر نہیں کیا تو عام طرح پر کہنے میں وہ شامل نہیں ہو سکتے مثلاً کلوا وللوا دو پہلوان لڑ رہے ہوں اور کوئی دیکھنے والا کہے کہ کلوا نے ایسا داؤں کیا کہ سب ہنس پڑے۔ اس کلام کے سیاق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قایل نے جو لفظ سب کہا ہے اُس میں کلوا کو بھی داخل کرنا مقصود نہ تھا بلکہ سب دیکھنے والوں کا شامل کرنا مقصود تھا اسی طرح خدا کے اس کلام میں کہ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا حضرت موسیٰ داخل نہیں ہو سکتے +

دوسری جگہ جو خدا نے فرمایا کہ یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعیٰ۔ اس کا ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ کیا ہے کہ "نمودار شد پیش موسیٰ بسبب سحر ایشاں"۔ "یخیل" کے لفظ کا ترجمہ "نمودار شد" صریح غلط ہے۔ مولوی رفیع الدین صاحب نے ترجمہ کیا ہے کہ "خیال بندھا تھا طرف اُس کے جادو اُن کے سے" یہ پرانی اُردو ایسی ہے جس کا مطلب بخوبی سمجھنا ذرا مشکل ہے۔ مولوی عبد القادر صاحب نے ترجمہ کیا ہے کہ "اُس کے خیال میں آتے ہیں اُن کے جادو سے"۔ کچھ شبہ نہیں کہ یہ ترجمہ بھی پہلے اردو ترجمہ کا بھائی ہے اور ان تینوں ترجموں کا

یہ خیال ہے کہ حضرت موسیٰ پر سحرہ فرعون کے جادو کا اثر ہوا تھا ✦

مگر قرآن مجید کا مطلب صاف ہے کہ اگرچہ حضرت موسیٰ کو وہ رسّیاں اور لاٹھیاں چلتی ہوئی نہیں معلوم ہوئیں مگر اُنھوں نے خیال کیا کہ اُن کے سحر کے سبب سے لوگوں کو چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں ✦

اِسی خیال پر وہ ڈر گئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میں بھی تو یہی کرونگا کہ اپنی لاٹھی کو اژدہا دکھلاؤنگا۔ پس مجھ میں اور اُن میں فرق کیا ہوگا لوگ بول اُٹھینگے کہ دونوں برابر چھوٹے۔ مگر اللہ نے القا کیا کہ تو بڑھ کر رہیگا تیری لاٹھی سب کو نگلنے لگیگی پس اسی تقویت پر موسیٰ نے جونہی اپنا لٹھ ڈالا وہ اژدہا سحرہ فرعون کے سانپوں سپولیوں کو نگلتا ہوا دکھلائی دیا اور موسیٰ کی جیت ہوگئی جادوگر قدموں پر آگرے فرعون بول اُٹھا کہ یہ بڑا جادوگر ہے پس یہ تمام واقعہ ہے حضرت موسیٰ و سحرہ فرعون کا اور اس واقعہ کو اُن اقسام ثلثہ سحر سے جن سے ہم نے انکار کیا ہے اور جادو کو برحق نہیں مانا کچھ تعلق نہیں ہے ✦

دوسرا قصہ قرآن مجید میں ہاروت و ماروت کے سحر کا ہے۔ سورہ بقر میں خدا تعالےٰ یہودیوں کی بداعتقادیاں اور خرابیاں بیان کرتے کرتے فرماتا ہے کہ جب

ولما جاءھم رسول من عند اللہ	اُن کے پاس خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر آیا
مصدق لما معھم نبذ فریق من	سچ بتاتا ہوا اُس چیز کو یعنی تورات کو
الذین اوتوا الکتٰب کتٰب اللہ وراء	جو اُن کے پاس ہے تو جن کو وہ کتاب
ظھورھم کانھم لا یعلمون واتبعو	ملی ہے اُنہی کے ایک گروہ نے خدا کی
ما تتلوا الشیطین علی ملک سلیمان	کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا

وما کفر سلیمٰن ولکن الشیٰطین کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت وما یعلمٰن من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر۔ فیتعلمون منھما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہٖ وماھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم ولقد علموا لمن اشترٰہ مالہ فی الاخرۃ من خلاق۔ ولبئس ما شروا بہ انفسھم لو کانوا یعلمون۔

سورۂ بقر آیت ۹۵ و ۹۶ +

کہ گویا جانتے ہی نہیں اور اُس چیز کی پیروی کی جسکو شیطان یعنی کافر لوگ حضرت سلیمان کے عہد سلطنت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے کفر نہیں کیا مگر شیطانوں یعنی کافروں نے کفر کیا کہ لوگوں کو سحر سکھلاتے اور اُس گروہ نے اس چیز کی پیروی کی جس کو وہ اپنے زعم میں سمجھتے تھے کہ دو فرشتوں پر جن کا نام ہاروت وماروت ہے اُتاری گئی ہے حالانکہ وہ دونوں نہیں سکھلاتے کسی کو یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ ہم تو فتنہ ہیں پھر مت کافر بنو پھر سیکھتے اُن دونوں سے وہ چیز جس سے جُدائی ڈالیں جورو خصم میں حالانکہ وہ کسی کو اپنے جادو سے کچھ نقصان پہنچانے والے نہیں مگر خدا کے حکم سے اور وہ لوگ سیکھتے وہ چیز جو اُن کو ضرر پہنچاتی نہ اُن کو نفع دیتی اور بے شک یہ بات اُنہوں نے جان لی ہے کہ جو کوئی اُس کو خریدے اُس کو آخرت میں کچھ فائدہ نہیں اور بے شک بُرا ہے جو اُنہوں نے اپنی جانوں کے بدلے بیچا اگر وہ جانتے ہوتے۔"

ظاہرا اِن آیتوں میں کچھ مشکلات نہیں ہیں اور ہم نے ترجمہ میں بھی اِن آیتوں کے مطلب کو کسی قدر صاف کر دیا ہے۔ مگر مفسرین نے ان آیتوں کی تفسیر میں عجیب

عجیب لغو اور بے سر و پا قصّے بیان کئے ہیں جو سب کے سب محض بے اصل ہیں ہم اُن لغو اور مُہمل قصّوں کا تو ذکر نہیں کرتے مگر چند اقوال جو قابل لحاظ ہیں نقل کرتے ہیں ✦

مفسّرین کو اس مقام پر یہ مُشکلیں پیش آئی ہیں کہ ہاروت و ماروت تو دو فرشتے تھے پھر اگر وہ سحر سکھلاتے تھے تو کافر تھے۔ مگر فرشتے کافر نہیں ہو سکتے۔ دوسرے یہ کہ خدا نے کہا ہے کہ یہودیوں نے توریت کو پس پشت ڈال کر اس چیز کی پیروی کی جو ہاروت و ماروت پر اُتاری گئی تھی۔ اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرشتوں پر سحر کی تعلیم جو کفر و باطل ہے نازل کرے ✦

اِن مشکلوں کے دور کرنے کو بعض عالموں نے کہا ہے کہ وہ فرشتے نہ تھے چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ حسن ملکین لام کے زیر سے پڑھتے تھے جس کے معنے بادشاہ کے ہیں اور ضحاک سے اور ابن عباس سے بھی لام کے زیر ہی سے پڑھنا روایت کیا گیا ہے پھر اُن میں اس بات پر اختلاف ہوا کہ وہ کون تھے حسن کا قول ہے کہ وہ دونوں بابل میں عجم کے کافروں میں سے تھے بغیر ختنہ کیے ہوئے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ دونوں بادشاہوں میں سے صالح آدمی تھے ✦

قرأ الحسن ملكين بكسر اللام وهو مروي ايضا عن الضحاك وابن عباس ثم اختلفوا فقال الحسن كانا علجين اقلفين ببابل يعلمان الناس السحر وقيل كانا رجلين صالحين من الملوك

تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۳۵۴ سورہ بقر ✦

دُوسری مشکل کے حل کرنے کو بعض عالموں نے اس آیت میں معطوف الیہ کو

ان موضعه جو عطفا على ملك سليمان
وتقديره ماتتلوا الشياطين افتراء
على ملك سليمان وعلى ما انزل على
الملكين وهو اختيار ابي مسلم رحمة الله
عليه وانكر في الملكين ان يكون
السحر نازلا عليهما +

تفسير كبير جلد ١ صفحه ١٥٣ - سوره بقر +

اُدل بدل کردیا ہے اور کہا ہے - کہ
وما انزل کا عطف ہے ملک سلیمان
پر اور اُس کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ پڑھتے
تھے شیطان تہمت کرکے ملک سلیمان پر
اور اُس پر جو اُتارا گیا تھا دو فرشتوں پر
اس بات کو ابو مسلم نے اختیار کیا ہے
اور اِس بات سے کہ دو فرشتوں پر جادو
نازل ہوا تھا انکار کیا ہے +

پھر خدا بخشئے ابو مسلم نے اِس آیت کی تفسیر میں دوسری راہ اختیار کی ہے
جو اکثر مفسرین کے قول کے برخلاف ہے اور یہ کہا ہے کہ جس طرح شیاطین نے
سلیمان کی بادشاہت کی طرف جادو کو منسوب کیا تھا حالانکہ سلیمان کی بادشاہت
جادو سے پاک تھی اسی طرح اُنھوں نے اُن دونوں فرشتوں پر جو نازل ہوا تھا اُس کو
بھی جادو کی طرف نسبت کیا تھا حالانکہ جو کچھ اُن فرشتوں پر اُترا تھا جادو ہونے سے

ثم انه رحمة الله سلك في تفسير الاية
نهجا اخر يخالف قول اكثر المفسرين
فقال كما ان الشياطين نسبوا السحر
الى ملك سليمان مع ان ملك سليمان
كان مبراء عنه فكذلك نسبوا ما
انزل على الملكين الى السحر مع ان

پاک تھا اس لئے کہ جو کچھ اُن پر اُترا تھا
وہ شرع اور دین اور نیک کاموں کی ہدایت
کرتا تھا اور اُن کا یہ کہہ کر کہ ہم فتنے ہیں
تم کافر مت بنو لوگوں کو سکھانا قبول کرنے
اور ماننے پر مبعوث ہونے کی دلیل ہے
ایک گروہ تھا کہ اُس کو مانتا تھا اور دوسرا

المنزل علیھما کان متبراء عن السحر
وذلک لان المنزل علیھما کان ھو الشرع
والدین والدعاء الی الخیر وانما کانا یعلمان
الناس ذلک مع قولھما انما نحن فتنۃ
فلا تکفر توکیدا لبعثھم علی القبول والتمسک
وکانت طایفۃ تتمسک واخری تخالف
وتعدل عن ذلک ویتعلمون منھما
ای من الکفر والفتنۃ مقدار ما یفرقون
بہ بین المرء وزوجہ فھذا التقریر
مذھب ابی مسلم۔ تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۴۵۳ سورہ بقر۔

گروہ جو مخالفت کرتا تھا اور اس بات
سے ٹل جاتا تھا اور سیکھتا تھا اُن
میں سے یعنی کفر و فتنہ میں سے
اس قدر جس سے جدائی ڈال دے
خصم جورو میں یہ بیان ہے مذہب
ابی مسلم کا۔*

بعض عالموں نے اور ہی معنی کہے
وہ بولے کہ لفظ ما دونوں جگہ نافیہ
ہے۔ اور وما انزل علی الملکین
کا عطف ما کفر سلیمان پر ہے

گویا خدا نے یہ کہا ہے کہ نہیں کافر ہوا سلیمان اور نہیں اُتارا فرشتوں پر جادو

ان یکون ما بمعنی الجحد ویکون معطوفا
علی قولہ تعالی وما کفر سلیمان کانہ
قال لم یکفر سلیمان ولم ینزل علی
الملکین سحر لان السحرۃ کانت تضیف
السحر الی سلیمان وتزعم انہ مما انزل
علی الملکین ببابل ھاروت وماروت
فرد اللہ علیھم فی القولین وقولہ ما
یعلمان من احد جحد نفیا ای لا یعلمان

کیونکہ ساحر جادو کو حضرت سلیمان کی
طرف لگاتے تھے وہ گمان کرتے
تھے کہ جادو وہ چیز ہے جو بابل میں
دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اُتارا
ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِن
دونوں باتوں کو مردود کر دیا اور یہ جو
آیت میں ہے کہ ما یعلمان من احد
یہاں بھی ما بمعنی نفی کے ہے یعنے

احد بل ینھیان عنہ اشد النھی واما قولہ تعالی حتی یقولا انما نحن فتنۃ ای ابتلاء وامتحان فلا تکفر وھو کقولک ما امرت فلانا بکذا حتی قلت لہ ان فعلت کذا فلک کذا ای ما امرت بہ بل حذرت عنہ +

تفسیر کبیر جلد ا صفحہ ۳۵۳ - +

وہ دونوں نہیں سکھلاتے تھے کسی کو بلکہ اُس کے سیکھنے سے منع کرتے تھے نہایت درجہ کا منع کرنا اور یہ جو خدا نے کہا کہ حتی یقولا انما نحن فتنۃ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم بلا اور امتحان ہیں پھر کافر مت بنو یہ ایسی بات ہے جیسی کہ تم کہو کہ میں نے نہیں حکم دیا اُس شخص کو ایسا کرنے کا یہاں تک کہ میں نے اُس کو کہا کہ اگر تو ایسا کریگا تو تیرا یہ حال ہوگا۔ پس اس کا یہی مطلب ہے کہ میں نے اُس کو حکم نہیں دیا بلکہ منع کیا اور ڈرایا۔

یہ ہیں تقریریں پچھلے عالموں کی اِن آیتوں کی تفسیر میں اور ان تقریروں میں جو کچھ کچا پن یا پکا پن ہے وہ سوچنے والے اور غور کرنے والے شخص پر ظاہر ہے۔ ہمارا مقصد اِن کے نقل کرنے سے صرف یہ ہے کہ اگلے عالموں میں بھی ہاروت ماروت کے فرشتہ ہونے سے اور اس بات سے کہ خدا کی طرف اُن پر جادو کا علم نازل ہوا تھا انکار کیا ہے +

ہماری سمجھ میں اس آیت کے معنی ایسے صاف اور آسان اور روشن ہیں کہ چٹیل میدان اور خشک پہاڑ کی گھاٹیوں میں اونٹ لے جانے والوں کو بھی جن کے سمجھانے کو قرآن اُترا تھا کچھ شبہ نہیں رہتا۔ ہاروت و ماروت قرآن مجید میں غیر منصرف آئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں لفظ عجمی ہیں دو شخصوں کے نام ہیں جو اُس زمانہ کے لوگوں کے نزدیک نہایت صالح تھے اور اُن کی نیکی یا اعمال کے سبب

اُس زمانہ کے لوگ بطور مدح اُن کو فرشتہ کہتے تھے جس طرح کہ زلیخا کی سہیلیوں نے حضرت یُوسفؑ کو دیکھ کر کہا تھا کہ ماھٰذا بشراان ھذا الاملك کریم۔ اُس زمانہ کے لوگ اسی طرح اُن کے معتقد ہونگے جیسے مسلمان حضرت شیخ غوث محمد گوالیری کے اعمال کے معتقد ہیں۔ بہرحال خدا نے یہودیوں کی نسبت فرمایا کہ اُنھوں نے توریت کو پیٹھ کے پیچھے پھینکا اور اُس چیز کی پیروی کی جس کو سلیمان کے وقت میں کافر پڑھا کرتے تھے اور وہی اعمال سحروغیرہ تھے اور اُنھوں نے اُس چیز کی پیروی کی جس کو وہ اپنے زعم باطل میں سمجھتے تھے کہ بابل میں ہاروت وماروت پر جو اُن کے زعم میں مثل فرشتوں کے تھے اُتاری گئی ہے حالانکہ یہ کام اور یہ زعم اُن کا غلط تھا۔ پس اس جگہ پر قرآن مجید میں جو لفظ ملکین اور ماانزل کا آیا ہے وہ حکایتاً اُن لوگوں کے خیال کے مطابق آیا ہے جو اُس کو ایسا سمجھ کر اُس کی پیروی کرتے تھے نہ حقیقتاً۔ اور اس لئے یہ سمجھنا کہ درحقیقت وہ فرشتے تھے اور درحقیقت کوئی چیز خدا نے اُن پر نازل کی تھی صریح غلطی ہے ✣

اب پھر ہم اپنے مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں اس آیت سے اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ ہاروت وماروت لوگوں کو عموماً سحر یا جورو خصم میں مفارقت ڈلوا دینے کا عمل سحر لوگوں کو سکھلاتے تھے۔ اور یہ بات ہمارے مخالف نہیں جیسا کہ کیمیاگر کیمیا کے بہت سے نسخے بناتے ہیں مگر یہ کہ وہ سحر برحق تھا یا موثر فی الحقیقت تھا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اُس کے برخلاف ثابت ہوتا ہے اور اُس کی تین دلیلیں انھی آیتوں میں موجود ہیں ✣

اوّل یہ کہ وہ خود ہاروت وماروت سیکھنے والوں سے کہتے تھے کہ یہ نہایت خراب

کام ہے تم مت سیکھو۔ یہ بات کچھ تعجب کی نہیں اِس زمانہ میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کوئی بُرا کام جانتے ہیں۔ مگر جب کوئی اُن سے سیکھنا چاہتا ہے تو کہتے ہیں کہ خراب کام ہے کیوں سیکھتے ہو۔ مگر جب سیکھنے والا اصرار کرتا ہے تو سکھا دیتے ہیں پس یہ کلام ہاروت و ماروت ایک عام مجراء طبعی کے موافق تھا جس سے بے حقیقت ہونا سحر کا مترشح ہوتا ہے ✣

دوسرے یہ کہ خود خدا نے فرمایا ہے کہ وہ کسی کو بسبب اپنے سحر کے کچھ نقصان پُہنچانے والے نہ تھے اور یہ کہنا نص صریح اس بات پر ہے کہ سحر کا کچھ اثر نہیں تھا اور یہی معنے سحر کے باطل ہونے کے ہیں آگے جو خدا نے فرمایا کہ الا باذن اللہ اس کے یہ معنی سمجھنا کہ اُن کا سحر خدا کے حکم پر اثر کرتا تھا محض غلطی و ناسمجھی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل یا جادوگر کسی کام کے لیئے عمل یا جادو پڑھتا ہے اور وہ کام اُس کی خواہش کے مطابق ہو جاتا ہے اور شبہ پڑتا ہے کہ عمل یا جادو کے اثر سے ہوا ہے اِس شبہ مٹانے کو خدا نے فرمایا الا باذن اللہ یعنی ایسی حالت میں جو کام ہو جاتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہو جاتا ہے۔ کچھ جادو یا عمل کے سبب سے نہیں ہوتا ✣

تیسرے یہ کہ آخر میں انہی آیتوں کے خدا نے فرمایا ہے کہ جو کچھ وہ سیکھتے ہیں وہ اُن کو کچھ نفع نہیں دیتے۔ پس اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ جادو میں کچھ اثر نہیں ہے اور یہی امر جادو کا باطل ہونا ہے پس کچھ شبہ نہیں کہ قرآن کی رو سے جادو باطل ہے ✣

"وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلاً مسحورًا"

(فرقان)

۱۔کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہیں کہ جناب پیغمبر کی نسبت ایسا کہے کہ اُن پر کبھی ایک منٹ کے لئے بھی جادو کا اثر ہوا۔ یہ بات تو کافروں ہی کو زیبا تھی اور اُنہوں نے ہی کہی تھی کہ یہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے۔ اور اس تہمت نالائق کو خدا نے بھی جھٹلایا چنانچہ سورہ فرقان اور اسریٰ کی آیت کو ہم نے اس بیان کے عنوان میں لکھ دیا ہے۔ مگر ایک عرصہ سے مسلمانوں میں سے ایسی حمیت جاتی رہی وہ اس کی تو کچھ پروا نہیں کرتے بلکہ ایسے مضمون کی حمایت کرتے ہیں ۔

۲۔مسلمان محدثوں نے اس مضمون کی ایک عجیب وغریب روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے جناب پیغمبر پر جادو کر دیا تھا اور وہ چالیس دن تک یا چھ مہینے

یا برس دن تک اس میں مبتلا رہے۔ ابی حمزہ کی روایت میں تو چالیس دن ہیں اور وہب کی روایت میں چھ مہینے۔ مگر زہری کی روایت میں برس دن ہے۔ علامہ ابن حجر نے اسی کو معتمد قرار دیا ہے۔[۵] سبحانک ھٰذا بہتان عظیم۔

۳- اس سحر کا اثر (دروغ برگردن راوی) یہاں تک ہو گیا تھا کہ معاذ اللہ جناب پیغمبر کے دماغ میں خلل آ گیا تھا۔ چوں مادہ سحر بسر مبارک رسیدہ بود چناں تخیل میکرد کہ چیزے کہ نکردہ است کردہ میشود و ایں تصرف است از ساحر در طبیعت و مادہ دموی تا آں مادہ بر بطن مقدم دماغ غلبہ کرد و مزاج آں از طبیعت اصلی برگشت (سفر السعادۃ علامہ مجد الدین فیروز آبادی) صفحہ ۱۶۹۔ یہی مضمون ابن القیم نے بھی لکھا ہے۔

۴- ایسے لغو اور واہی خیالوں کو تو قرآن مجید جھٹلا چکا ہیں جو روایتیں بھی اس مضمون کی ہوں گی وہ کب لائق التفات ہوں گی وہ راوی بھی انھیں

---

[۵] و فی روایۃ ابی حمزۃ عند الاسماعیلی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام اربعین و فی روایت وهيب عن هشام عند احمد ستۃ اشهر وجمع بان ستۃ اشهر من ابتداء تغیر مزاجہ و الاربعین یوماً من استحکامہ لکن فی جامع معمر عن الزهری انہ لبث سنۃ واسنادہ صحیح۔ قال ابن حجر فهو المعتمد۔ ارشاد الساری۔ شرح صحیح بخاری۔ ج ۸ ص ۳۲۴۔

مدت بقائے ایں عارضہ بقولے چہل روز و در روایتے شش ماہ و در روایتے یک سال بود۔ شرح سفر السعادت۔ عبد الحق دہلوی۔

کافروں کی کہی ہوئی کہتے ہیں شیخ الاسلام علامہ امین الدین طبرسی نے تفسیر مجمع البیان میں (ذیل ہاروت و ماروت) لکھا ہے :-

"ما روی من الاخبار ان النبی سحر فکان یریٰ انہ فعل ما لم یفعلہ او انہ لم یفعل ما فعلہ فاختار مفتعلہ۔ لا یلتفت الیھا"

۵۔ اگرچہ جھوٹی روایتیں سچی ہوں تو پھر نبی کی بات پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ بہت سی وحی کی باتیں بھی صرف اُن کے تغیرِ دماغ کی وجہ سے خیال میں آ گئی ہوں گی۔ حدیث کی شرح کرنے والے ایک عجیب مخمصہ میں گرفتار ہیں نہ تو ان سے اس روایت باطلہ کی تکذیب کرتے بنتا ہے ور نہ منکروں کو جواب دیتے بنتا ہے۔ قاضی عیاض الغرناطی نے (سنہ ۴۷۶ - ۵۴۴ ھ ہجری) کتاب شفا فی تعریف حقوق المصطفےٰ میں (صفحہ ۲۹۹ و ۳۰۰) اس اعتراض کے اُٹھانے کی کوشش کی ہے مگر یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ جادو کا اثر جناب پیغمبر کے دل اور اعتقاد اور عقل پر نہ تھا صرف ظاہر میں ہاتھ پیر پر ہوا تھا۔ مگر بخاری و مسلم کی روایتوں کے مقابلہ میں وہ تاویلیں پیش نہیں جاتیں اور معہٰذا اہل سحر کے مان لینے سے کچھ مفر نہیں ملتا۔ اور مسحور وہی ہے جس کی عقل میں خلل آ گیا ہو[۱] :-

---

[۱] والمسحور الذی قد سحر فاختلط علیہ عقلہ و زال عن حد الاستواء وھذا ھو القول الصحیح تفسیر کبیر فخر رازی (اسری)

۶ - ہمنے مناسب جانا کہ اس بحث میں اصل روایتوں پر نظر کی جاوے اور دیکھیں کہ وہ کچھ معتبر ہو سکتی ہیں یا نہیں +

بخاری نے روایت کی ہے۔ حدثنا ابراھیم بن موسی اخبرنا عیسی بن یونس عن ھشام عن ابیہ عن عایشۃ رضی اللہ عنہا قالت سحر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رجل من بنی زریق یقال لہ لبید بن الاعصم حتی کان رسول اللہ یخیل الیہ انہ کان یفعل الشئ وما فعلہ الخ +

حدثنی عبد اللہ بن محمد قال سمعت ابن عیینۃ یقول اوّل من حدثنا بہ ابن جریج یقول حدثنی آل عروہ عن عروہ فسالت ھشاما عنہ فحدثنا عن ابیہ عن عایشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحر حتی کان یری انہ یاتی النساء ولا یاتیھن الخ +

حدثنا عبید بن اسماعیل حدثنا ابو اسامہ عن ھشام عن ابیہ عن عایشۃ قالت سحر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی یخیل الیہ انہ یفعل الشئ وما فعلہ الخ +

مسلم نے روایت کی ہے۔ حدثنا ابو کریب قال حدثنا ابن نمیر عن ھشام عن ابیہ عن عایشۃ رضی اللہ عنہا قالت سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھودی من یھود بنی زریق یقال لہ لبید بن الاعصم قالت حتی کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخیل الیہ

اور روایتوں میں ہے (عند ابن سعد من حدیث ابن عباس فبعث الی علی وعمار فامرھا ان یاتیا البیر) کہ اپنے اصحاب کو بھیجا تھا اور یا یہ ہوا ہو کہ اصحاب میں سے کوئی خود ہی چلے گئے ہوں +

۱۰۔ پس اس روایت میں کوئی بات جادو کے تحقق کی نہیں نکلتی۔ سب سے زیادہ مشکل اور باطل قول یہ ہے کہ سحر رسول اللہ الخ یہ اگر ان معنوں میں لیا جاوے کہ لبید نے پیغمبرؐ کی نسبت جادو کا عمل کیا تو کچھ بھی دقت نہیں۔ ہاں اگر یہ مراد ہو کہ درحقیقت پیغمبرؐ پر کسی کے جادو کا عمل چل گیا اور جادو اُن میں مؤثر ہو گیا اور ان کے دماغ میں خلل آگیا اور عقل میں فتور پڑ گیا تو یہ بالکل جھوٹ اور باطل ہے۔ یقیناً راویوں کے دماغ میں فتور آگیا ہوگا یا محدثوں کی عقل میں خلل آگیا ہوگا۔ کیونکہ کسی شخص کے جادو کے مارے ہوئے ہونے پر گواہی دینا ایک ایسے امر پر شہادت دینا ہے جو قابل حس نہیں ہے۔ کسی کو مسحور سمجھنا امر حسی نہیں ہے پس اس پر کوئی گواہی نہیں ہو سکتی۔ +

۱۱۔ عوام نے اس روایت کے مضمون سمجھنے میں چند غلطیاں کی ہیں اوّل تو یہ کہ سحر رسول اللہ الخ کو حقیقی اور واقعی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ایسے ہی ثابت ہے کہ کوئی کہے کہ زید پر گولی چلی۔ گو زید اس گولی کے اثر سے بالکل محفوظ ہو۔ یا کوئی کہے کہ ہندہ تو خالد کی معشوق ہے۔ گو ہندہ کو خالد سے کچھ بھی واقفیت نہ ہو۔ یا اُس کے عشق کا اثر ذرا بھی اس میں نہ ہوا ہو۔ دوم یہ کہ وہ جو دو شخص پیغمبرؐ کے پاس آکے بیٹھے تھے اُن میں سے

اِن لوگوں نے ایک کو تو جبریل بنالیا اور ایک کو میکائیل۔ حالانکہ بخاری وسلم کی روایتوں میں "رجلان" کا لفظ صاف موجود ہے (یعنی دو آدمی) جو روایتیں ان صحیحین کے درجہ سے گھٹی ہوئی ہیں اُن کے راویوں نے اپنے دل سے "رجلان" کی جگہ "ملکان یعنی دو فرشتے" کر دیا۔ جیساکہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ اور جن راویوں نے اَور بھی زیادہ آزادی برتی اور روایت بالمعنی پر کفایت نہ کی وہ اس سے بھی بڑھ گئے اور صاف صاف "جبرائیل ومیکائیل" ہی کہہ دیا۔ جیساکہ ابن سعد کی ایک منقطع روایت میں ہے۔

سوم یہ کہ ان دونوں آدمیوں نے جو یقیناً لبید کے ہمراز تھے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مطبوب بتلایا۔ اس لفظ کو شارحین نے مسحور کے معنی میں قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک زبردستی سی ہے۔ قسطلانی شارح بخاری نے اس کنایہ کو صرف تفاول کے طریق پر قرار دیا ہے اور قرطبی نے کچھ اَور ہی لکھا۔

انما قیل للسحر الطب لان اصل الطب الحذق والتفطن له فلما کان کل من علاج المرض والسحر انما یتا تی عن فتنة وحذق الطلق علی کل منہما ھذا الاسم۔

جب طب کا لفظ ایسا عام ہے تو اس سے خاص سحر سمجھنا خلل دماغ سے خالی نہیں اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ جادو کا اثر ضرور متحقق ہوتا ہے۔ پس اب جو کوئی خبر جادو کی روایت میں آوے گی وہ ضرور تسلیم

کی جاوے گی - حالانکہ اس کا تحقق محض ایک وہم اور خیال ہے اور معتزلہ کو جو مسلمانوں میں ایک حکیمانہ خیال کا فرقہ ہے جادو کے تحقق سے انکار ہے +

۱۲- اگر ضابطہ فن درایت کی رو سے اس روایت پر نظر کیجاوے تو یہ کسی طرح صحیح و ثابت ویقینی وقطعی نہیں ٹھہر سکتی +

اوّل تو یہ ایک خبر واحد ہے اور اخبار احاد سے کسی امر کی نسبت جس کی وہ خبر دیتے ہیں یقین نہیں حاصل ہوتا - پس یہ خبر بھی سچّی اور یقینی نہیں ہو سکتی +

دُوم یہ کہ اس روایت میں عنعنہ ہے یعنی عیسیٰ بن یونس اور ابن نمیر اور ہشام بن عروہ اور عروہ بن زبیر نے حدثنا یا اخبرنا کہہ کر روایت نہیں کی جس سے اتصال پایا جاتا بلکہ عن عن کہہ کر روایت کی ہے جس میں احتمال ہے کہ ایک نے دوسرے سے بگوش خود سُنا ہو یا اَوروں سے سُنا ہو جن کا نام ظاہر نہیں کیا - اور ایسی روایت جس کا کوئی راوی بھی مجہول یعنی نامعلوم رہ جاوے صحیح اور سندی نہیں ہو سکتی +

اِس باب میں جو کچھ حجتیں اور تقریریں ہیں وہ ہم کو معلوم ہیں - علی ابن المدینی (اُستاد بخاری) اور بخاری اور ابوبکر صیرفی اور شافعی کا یہ مذہب ہے کہ روایت معنعن کو متصل سمجھا جاوے گا جب کہ دونوں راوی ایک ہی زمانہ میں ہوں اور اُن میں باہم ملاقات ہونا بھی ثابت ہو

اور وہ لوگ مدلس بھی نہ ہوں اور مسلم وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ دونوں راویوں
کا صرف ایک زمانہ میں ہونا چاہیئے تاکہ ملاقات ممکن ہو اور ملاقات کا ثابت
ہونا شرط نہیں ہے۔ مسلم نے مقدمہ صحیح میں اپنے مخالف کی بڑی فضیحت کی ہے
اور ایک طولانی تقریر کی ہے۔ مگر محی الدین نووی نے منہاج شرح صحیح مسلم
بن حجاج میں (باب ما تصح بہ روایۃ الرواۃ بعضہم عن بعض) لکھا ہے
کہ جس باب کی طرف مسلم گیا ہے محققوں نے اس سے انکار کیا ہے اور اس کو
ضعیف بتلایا ہے اور جس بات کو مسلم نے رد کیا ہے اُسی کو صحیح قرار دیا ہے[۵۱]۔
مگر ہماری رائے میں تو اِن دونوں مذہبوں میں ایک گونہ سہل انگاری اور
سامحت ہے کیونکہ ان میں سے جس نے زیادہ تشدد کیا ہے وہ صرف یہی
کہتا ہے کہ صرف اِن دونوں راویوں کا جو عنعنہ کرتے ہیں باہم ملاقات کا ہونا
ہی کافی نہیں ہے بلکہ ایک مرتبہ[۵۲] شاید تمام عمر میں ملاقات کا ہو جانا بھی ثابت

---

[۵۱] وھذا الذی صار علیہ مسلم قد انکرہ المحققون وقالو ھذا الذی صار الیہ مسلم ضعیف والذی ردہ ھو المختار الصحیح الذی علیہ ائمۃ ھذا الفن مثل علی ابن المدینی والبخاری وغیرھما۔ شرح صحیح مسلم للنووی +

[۵۲] والمعنعن الذی قیل فیہ فلان عن فلان من غیر لفظ صریح بالسماع او التحدیث او الاخبار اتی عن رواۃ مسمین معروفین موصول عند الجمہور بشرط ثبوت لقاء المعنعنین بعضہم ولو مرۃ الخ ارشاد الساری شرح بخاری للقسطلانی جلد ۱ صفحہ ۹ +

ہونا چاہئے۔ اور یہ اصول پھر بھی ناقص ہے کیونکہ جب تک ہر ہر خبر میں بالمشافہ سنی ہونے کی تصریح نہ ہوگی ہمیشہ وہی احتمال ارسال قایم رہیگا ہم روز کے تجربہ سے یہ بات ثابت پاتے ہیں کہ گو زید و خالد دونوں راوی ایک ہی شہر میں رہتے ہوں اور ملاقات بھی ہوا کرتی ہو تاہم زید کا ہر عنعنہ خالد سے بلا واسطہ اور بالمشافہ نہیں ہوتا چہ جائے کہ کتب احادیث کے راوی جن میں سے ایک تو خراسانی ہے اور ایک بصری اور ایک کوفی ہے تو ایک مصری اور پھر اُن کی معنعن روایتیں اتصال پر حمل کی جاتی ہیں یہ عجب قاعدہ ہے۔ *

مسلم نے اپنے قول کی تائید میں انہیں راویوں کا حوالہ دیا ہے۔ جن پر ہم بحث کر رہے ہیں۔ یعنی۔ هشام بن عروه عن ابیه عن عایشه چنانچہ لکھا ہے بیقین تعلم ان هشاماً قد سمع من ابیه وان اباه قد سمع من عایشه رضی الله عنها الخ۔

مگر جب تک ایک خاص خبر میں بالمشافہ سُننا ثابت نہ ہو تب تک عام طور کا سماع کچھ مفید نہ ہوگا *

غرض کہ اس میں نہایت شبہ ہے کہ عیسٰی بن یونس اور ابن نمیر نے ہشام سے یہ روایت بلا واسطہ سنی یا بواسطہ اور ایسے ہی ہشام نے عروہ سے بالمشافہ سُنی یا کسی اَور واسطے سے اور ایسے ہی عروہ نے اُم المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو یہ روایت سُنی یا اَور کے ذریعہ سے۔ پس اس وجہ سے یہ روایت نا قابل اعتبار ہے *

سوم - یہ کہ اس روایت کا ایک راوی ہشام بن عروہ ہرچند کہ عموماً ممدوح اور ثقہ اور معتبر ہے مگر امام مالک نے اُس کو جھوٹا یعنی کذاب کہا ہے. پس یہ راوی مقدوح ٹھہرا اور روایت کم سے کم ضعیف ٹھہرے گی۔ اسماء رجال کی کتاب تہذیب الکمال میں لکھا ہے۔ قال الحافظ ابو بکر الخطیب + اخبرنی الرمانی قال حدثنی محمد بن احمد بن عبد الملک الادمی قال حدثنا محمد بن علی الایادی قال حدثنا زکریا بن یحیی الساجی قال حدثنا احمد بن محمد البغدادی قال حدثنا ابراھیم بن المنذر قال حدثنا محمد بن فلیح قال قال لی مالک بن انس ھشام بن عروہ کذاب الخ -

اگر ہمارے جواب میں یہ کہا جاوے کہ یہ روایت ایک خبر واحد ہے اس پر یقین نہیں ہوتا تو ہم کہیں گے کہ پیغمبر صلعم پر جادو ہو جانے کی روایت بھی تو خبر واحد ہے اس پر بھی یقین نہ کیجئے +

چہارم - یہ کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ کا یہ فرمانا کہ سحر النبی الخ ضابطہ فن درایت کے موافق تو قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس میں کسی امر حسی کی خبر نہیں ہے پس جیسا کہ راوی کا ثقہ اور عدل ہونا ضرور ہے ویسا ہی یہ بھی ضرور ہے کہ اس نے امر حسی یا واقعہ چشمدید کی خبر دی ہو نہ کہ امر عقلی یا خیالی یا وہمی اور اعتقادی کی - ہم ان راویوں کے مشاہدات پر اعتبار رکھتے ہیں مگر اُن کی رائے اور خیالات کو نہیں مانتے۔ رائے تو صرف شخص معصوم صاحب الوحی کی مانی جاتی تھی پس ان وجوہ سے یہ خبر قابل قبول اور لایق اعتبار نہیں ہے + فقط تمام شد -

نام کتاب	نام مصنف	قیمت
سیاحت ہند	حافظ عبدالرحمٰن سیاح بلاد اسلامیہ	عہ
تاریخ عرب قدیم	مولانا عمادی	۸ر
عیسےٰ اور صلیب	نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم	۱ر
اسلام	نواب محسن الملک مرحوم	۲ر
احسان عام	نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم	۱ر
حقیقۃ السحر	سرسید و نواب اعظم یار جنگ مرحوم	۳ر
خطبات احمدیہ	سرسید مرحوم	عہ۸ر
حضرت ہاجرہ	مولانا عنایت رسول مرحوم چریا کوٹی و نواب اعظم یار جنگ بہادر	۲ر
غذائے انسانی	مولانا عبدالماجد	۳ر
تعلیم نسوان	شیخ مشیر حسین قدوائی بیرسٹرایٹ لا	۳ر
اسلامی تمدن کا اثر ہندوستان پر	مولانا شبلی نعمانی	۱ر
آثار خیر	منشی سعید احمد مارہروی	۸ر
اشاعت اسلام	ماسٹر شبیر علی خاں بی۔اے	۸ر
حیات صالح	منشی سعید احمد مارہروی	۶ر
صلۂ رحم	مولانا عبدالحی	۲ر
روح کی بیداری	از مولانا نذر علی خاں ایم۔اے	۴ر
حضرت سلیمان	نواب اعظم یار جنگ مرحوم	۳ر
شعرالعجم	مولانا شبلی نعمانی	عار

نام کتاب	نام مصنف	قیمت
زیب النساء	مولانا شبلی نعمانی	ار
معیار الاخلاق	خواجہ غلام الحسنین	۶ر
فن شاعری	مرزا سلطان احمد خان - ای - اے - سی	عمر
ترکوں کی معاشرت	منشی محمد حسن خان	عگار
تزک عبد الرحمان ہر دو جلد	"	سے ر
تاریخ القرآن	مولانا اسلم	عمر
جہاں آرا بیگم	"	۸ر
تذکرۃ المصطفیٰ	مولانا نواب علی خان - ایم - اے	عمہر
داستان پاستان (فاتح ہسپانیہ) ہر دو حصہ	مولوی سراج الدین احمد بیرسٹر	عگ
تعلیم	"	۱۲ر
رسوم جاہلیت	مولانا نجم الدین	عمہر
آثار اکبری	منشی سعید احمد	عگ
ریاض الاخلاق	مرزا سلطان احمد خاں ای - اے سی	۱۰ر
خیالات	"	ع۸ر
ادلۃ الکرام فی عقائد الاسلام	منشی عطا محمد خاں	عہر
زندہ تفسیر (اردو)	شیخ عبد الستار بی - اے بیرسٹر	عہر

المشتھر

منیجر بک ڈپو و کیبل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ امرتسر